خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

27۔جولائی 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

خطبہ نمبر 24

CPL 61

213029

سوموار 27 جولائی 1998ء 2 ربیع الثانی 1419 ہجری 27 وفا 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 161

اکرامِ ضیف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر ضروری ہے کہ مہمان کی عزت کرے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر مہمان نوازی فرض ہے

مہمانوں کو نماز کے لئے بیدار کیا جائے جلسہ پر عبادت کے ڈھنگ سیکھیں

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر چوکس رہ کر سیکیورٹی کے نظام میں حصہ لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ 24۔جولائی کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن 24۔جولائی 1998ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل لندن میں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں مہمان نوازی کے دینی آداب کو واضح کرکے احباب جماعت کو آنے والے جلسہ سالانہ U.K کے حوالے سے ان پر عمل پیرا ہونے کی نصیحت فرمائی۔ حضرت صاحب کا یہ خطبہ مجموعی طور پر 8 زبانوں میں نشر ہوا۔ ان میں سے اردو زبان جس میں حضرت صاحب خطبہ ارشاد فرماتے ہیں اس کے علاوہ سات دیگر زبانوں میں رواں ترجمہ نشر ہوا۔ یہ زبانیں ہیں انگریزی' عربی' بنگالی' فرنچ' جرمن' بوسنین اور ترکی۔

حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ ذاریات کی آیات 25 تا 27 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ ان آیات کا آج اس لئے انتخاب کیا ہے تاکہ جماعت حضرت ابراہیمؑ کی میزبانی کی سنت پر عمل کر سکے۔ جس کا قرآن کریم میں بڑی محبت سے ذکر کیا گیا ہے حضرت صاحب نے آیات قرآنی کے حوالے سے فرمایا کہ آنے والے مہمان بہت معزز مہمان ہیں کیونکہ یہ حضرت مسیح موعود کے مہمان ہیں۔ حضرت صاحب نے مہمان نوازی کے بارے میں حضرت نبی کریم ﷺ کی احادیث کے حوالے سے فرمایا جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر مہمان نوازی فرض ہے۔ آپ نے فرمایا جو مہمان پاکستان سے آتے ہیں ان کا عرصہ میزبانی 15 دن ہے۔ خواہ وہ جماعت برطانیہ کے مہمان ہوں یا ذاتی۔ حضرت صاحب نے فرمایا جلسے کے ماحول کو ایسا بنائیں کہ ہر ایک سے مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات کی جائے۔ بعض غیر احمدی معززین سے خصوصی مہمان نوازی کے ذکر میں فرمایا کہ یہ حضرت نبی کریم ﷺ کی ہدایت کی تعمیل میں کیا جاتا ہے۔ یہ بھی سنت نبوی ہے کہ مہمانوں کو نماز کے لئے بیدار کیا جائے۔ اس لئے جلسہ پر آکر عبادت کے ڈھنگ سیکھیں۔ دعائیں کرتے ہوئے آئیں اور دعائیں کرتے ہوئے واپس جائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی کے چند واقعات بیان فرمائے اور فرمایا کہ آنے والے مہمان یاد رکھیں کہ خدا کے فضل سے میں صحت مند ہوں۔ بیمار نہیں ہوں اس لئے خواہ مخواہ مجھے گہری نظر سے دیکھ کر بیماری تلاش نہ کریں۔ آپ نے فرمایا کہ جو صبح کی سیر میں پہلے ایک گھنٹہ میں کرتا تھا اب 45 منٹ میں کر لیتا ہوں۔ حضور نے مہمانوں کے فرائض بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ میزبانوں کے لئے مشکل نہ پیدا کیا کریں

جلسے پر آنے والے مہمانوں اور ان کے میزبانوں کو عمومی نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ آنے والے مہمان میزبانوں سے قرض نہ لیں اگر کسی کی جائز ضرورت ہو تو وہ نظام جماعت سے رابطہ کرے۔ جائز ضرورت ہمیشہ پوری کی جائے گی۔

حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جو لوگ اپنے رشتہ داروں کے پاس آتے ہیں ان پر 15 دن کی پابندی نہیں ہے۔ مگر اس میں بھی باہمی تعلقات Reciprocal یعنی جوابی طور پر محبت کے باہمی تعلق کی بنیاد پر ہونے چاہئیں۔ باہمی عزت واحترام اور سلامتی کے جذبات کو رواج دیا جائے۔ راستوں کا حق دیا جائے دکانوں پر رش نہ کریں اور ٹولیوں کی صورت میں قہقہے لگاتے ہوئے نہ پھریں نیز راستہ سے تکلیف دہ اشیاء اٹھانا بھی ضروری ہے۔ بہتر ہے کہ جیب میں پلاسٹک کا لفافہ رکھ کر اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔

خواتین کے پردے کے بارے میں حضرت صاحب نے تفصیلی نصائح فرمائیں اور فرمایا کہ آنے والوں میں مہمان خواتین بھی ہوتی ہیں اس لئے اعتراض کرنے میں جلدی نہ کریں۔ تاہم فرمایا کہ احمدی خواتین کے لئے یہ لازم ہے کہ وہ اگر کسی مجبوری سے پردہ نہیں کرسکتیں تو سر ضرور ڈھانپیں اور یاد رکھیں کہ برطانیہ کی بچیاں اس بارے میں بہت اچھی طرح تربیت یافتہ ہیں۔ پردہ کی تلقین کے لئے لجنہ کی سلیقہ سے اور نرمی سے بات کرنے والی بچیاں مقرر کی جائیں کیونکہ نصیحت ضرور فائدہ دیتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا راستوں کا حق دیں۔ بازاروں اور دکانوں پر جمگھٹا نہ کریں۔ گروہ بنا کر کھڑے نہ ہوں ٹولیوں کی صورت میں قہقہے لگاتے پھرنا بھی پبلک جگہوں پر نامناسب حرکت ہے۔ حضرت صاحب نے سیکیورٹی کے بارے میں بھی ہدایات دیں اور فرمایا کہ ہر طرف چوکس رہ کر نظر رکھیں حفاظت کا یہ انتظام دنیا بھر میں یکتا ہے۔ ہر آدمی اپنے دائیں بائیں نظر رکھے تو کسی شریر کو جرات نہیں ہو سکتی۔

آپ نے فرمایا کہ اصل حفاظت تو اللہ کی ہے تاہم اللہ نے جو طریق سکھائے ہیں ان پر عمل کرتے ہوئے دعاؤں کے ساتھ حفاظت طلب کرتے رہیں۔

مہمان کی خاطر

حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"غالباً 1896ء یا 1897ء کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ میں لاہور سے قادیان آیا اور میری والدہ (موصوفہ) بھی میرے ساتھ تھیں جو بھیرے سے حضرت صاحب کی بیعت کے لئے تشریف لائی تھیں اور اسی سال انہوں نے حضرت صاحب کی بیعت کی تھی۔ جب ہم واپس ہونے لگے تو حضرت صاحب ہمارے یکہ پر سوار ہونے کی جگہ تک تشریف لائے اور ہمارے لئے کھانا منگوایا کہ ہم ساتھ لے جائیں وہ کھانا لنگر والوں نے کسی کپڑے میں باندھ کر نہ بھیجا تھا تب

حضرت صاحب نے اپنے عمامہ میں سے قریب ایک گز لمبا پھاڑ کر اس میں روٹی کو باندھا"

(ذکر حبیب صفحہ 45 از حضرت مفتی محمد صادق صاحب مطبوعہ دسمبر 1936ء قادیان)

☆......☆......☆......☆

وقفِ جدید۔ رحمت کا دروازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازوں میں سے رحمت کا ایک دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقف جدید کا دروازہ ہے اس نظام کے ذریعہ حضرت مصلح موعود نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان کر دیا ہے...... وقف جدید کی تنظیم جماعت کی تربیت کیلئے بڑی اہم تنظیم ہے اس کی اہمیت کو پوری طرح ابھی تک جماعت نے نہیں سمجھا کیونکہ اگر وہ سمجھتے تو اس سے وہ بے اعتنائی نہ برتتے جو آج برت رہے ہیں"۔

(الفضل 4۔جنوری 1967ء)

آیئے سب مل کر نیکیاں کمائیں اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں سے اپنی جھولیاں بھر لیں۔ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو وقف جدید کی بابرکت تحریک کا ممبر نہ ہو۔ خدا تعالیٰ ہمیں اپنی توفیق کے مطابق چندہ وقف جدید ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

آئے دن اللہ تعالیٰ اپنے تازہ نشان آپ کو دکھاتا ہے اور اس کے باوجود اگر خدانخواستہ آپکے قدم ڈگمگائیں تو بہت بڑی محرومی ہوگی

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 15- مئی 1998ء بمطابق 15 ہجرت 1377 ہجری شمسی بمقام کروئس ناخ، جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیات 208 تا 210 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

یہ آیات جن کی آج میں نے اس جمعہ میں تلاوت کی ہے جمعہ کے پیش نظر بھی اور مجلس انصار اللہ کے اجتماع کے پیش نظر بھی ان آیات کا انتخاب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے 'اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں (-) جو اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں اللہ کی رضا کی نگاہوں کی خاطر (-) اور اللہ اپنے بندوں پر بڑی شفقت فرمانے والا ہے۔ (-) اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کے دائرے میں تمام تر داخل ہو جاؤ۔ (-) اور شیطان کے نقوش قدم کی پیروی نہ کرو (-) یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ (-) اس کے باوجود اگر تمہارے قدم ڈگمگا جائیں اور تم پھسل جاؤ بعد اس کے کہ کھلے کھلے نشانات تم تک آچکے ہوں (-) تو خوب جان لو کہ اللہ بہت غالب اور بزرگی والا اور بہت حکمت والا ہے۔

ان آیات میں جو طرز بیان ہے وہ ظاہر کرتی ہے کہ خدا کی مرضی کو چاہنے والے لمحہ لمحہ اس کا انتظار کرتے ہیں۔ مرضات کا لفظ جمع ہے اسے محض رضا کہنا کافی نہیں۔ اگرچہ رضا بھی جمع کے مضمون یا معنوں میں بعض دفعہ استعمال کی جاتی ہے مگر میرے نزدیک مرضات کا استعمال واضح طور پر یہ بتا رہا ہے کہ لمحہ لمحہ اس کی رضا کی نظروں کی خاطر اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں۔ یہ بہت عظیم کلام ہے جو خاص طور پر انصار اللہ کے لئے ایک بہت بڑی نصیحت ہے۔ انصار اللہ وہ خدا کے بندے ہیں جو عمر کے ایسے گروہ میں داخل ہو چکے ہیں جہاں سے پھر خدا ہی کے حضور پیشی ہے اس کے بعد اور کوئی مقام نہیں۔ پس کتنے سانس باقی ہیں کہ انہیں غیر اللہ کی خاطر لو گے۔ جتنے بھی سانس نصیب ہیں وہ سارے کے سارے اللہ کی رضا کی خاطر اس طرح پیش کر دینے چاہئیں کہ گویا اپنی جان بیچ ڈالی۔ یہی وہ وقت ہے جب آپ توجہ کے ساتھ اپنی زندگی کے لمحے لمحے پر نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ کیا واقعۃً آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ کی رحمت کا اور اس کی رضا کا انتظار کر رہا ہے کہ نہیں۔

یشری نفسہ کے بعد باقی اپنا تو کچھ بچتا نہیں جو کچھ ہے وہ گویا بیچ ڈالا اور سودا یہ ہے کہ جب بھی خدا کی نظر پڑے محبت کی نظر پڑے۔ اس کی خاطر جب اپنی جان بیچ ہی ڈالی تو رہا کیا باقی، اختیار تو کوئی نہیں اور اگر یہ نہیں تو پھر آپ نے اپنی زندگی کا مقصد پورا نہ کیا۔ پس اگرچہ اس آیت کا اطلاق تمام (لوگوں) پر جو شعور رکھتے ہیں کسی بھی عمر کے ہوں ان پر ہوتا ہے لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے انصار اللہ پر اس کا اطلاق بہت زیادہ شدت کے ساتھ ہوتا ہے۔

حضرت رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بہت سے صحابہؓ تھے جو یہی کیا کرتے تھے کہ لمحہ لمحہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کا انتظار رہتا تھا کہ اب کوئی ایسی بات کہیں جو ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا موجب بنے یا اس آیت کے اطلاق کے طور پر میں یہ کہوں گا کہ شاید ہماری کسی ادا پر محمد رسول اللہ ﷺ کے پیار کی نگاہیں ہم پر پڑیں اور جیسا کہ میں نے احادیث کا مطالعہ کیا ہے بکثرت ایسے صحابہ تھے جو خصوصیت کے ساتھ رسولؐ اللہ کی محبت کی نظر کی تلاش میں آپ کے سامنے بیٹھا کرتے تھے شاید کوئی ایسی ادا ہو جس پر محمد رسول اللہ ﷺ پیار سے دیکھ لیں۔

تو وہ لوگ جو خدا کی خاطر ہمیشہ اس انتظار میں رہتے ہیں یا خدا کے پیار کی نظروں کے لئے ہمیشہ اس انتظار میں رہتے ہیں ان پر پھر اللہ تعالیٰ پیار کی نظریں ڈالا بھی کرتا ہے۔ یہ خوشخبری ہے جو اس کلام میں مضمر ہے۔ آنحضرت ﷺ بھی جانتے تھے کہ کون کون آپ کی پیار کی نظروں کا خواہاں ہے اللہ تو بہت زیادہ جانتا ہے۔ پس اگر اپنی باقی زندگی ایسے حال میں صرف کریں کہ آپ کو یہ امید رہے، یہ انتظار رہے کہ کبھی تو کوئی ایسی بات ہم سے ظہور ہو کہ خدا کے پیار کی ہم پر نظر پڑے۔ تو یاد رکھیں کہ یہ بعید نہیں ہے۔ جس کی اپنے رب سے یہ توقع ہے اللہ ان توقعات کو پورا کرنا جانتا ہے۔ توفیق بھی وہی دیا کرتا ہے۔

پس اس پہلو سے حقیقت میں سلم یعنی مقام امن، وہ فرمانبرداری کا دائرہ جس کو سلم کہا گیا ہے جس کو دوسرے معنوں میں مقام امن، مقام محبت سرائے ما بیان کرتا ہوں۔ (-) پس اے لوگو جو ایمان لائے ہو اس سلم یعنی خدا کی محبت کے امن کے دائرے میں تمام تر داخل ہو جاؤ۔ کافۃً کے دو معنے ہیں۔ ایک یہ کہ ہر داخل ہونے والا یہ دیکھے کہ اس کا کوئی دامن کا حصہ باہر تو نہیں رہا وہ پورے کا پورا خدا کی محبت کے امن کے دائرے میں داخل ہو چکا ہے کہ نہیں کیونکہ ایک ذرہ بھی اس کا اس دائرے سے باہر رہا تو وہ خطرے میں ہے۔

دوسرے کافۃً سے مراد یہ ہے کہ تمام مومن چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں وہ سارے کے سارے داخل ہوں تاکہ مومنوں کی ایک جماعت خدا تعالیٰ کی محبت کی طالب بن کر اپنی زندگی بسر کرے اور اس کا نتیجہ یہ نکلے گا (-) ایسے لوگ جو اس محفوظ دائرے میں آجائیں گے ان کے لئے ممکن ہی نہیں رہتا کہ وہ شیطان کے قدموں کی پیروی کریں۔ پس اگرچہ یہ ایک زائد بات معلوم ہوتی ہے "اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو" مگر یہ حقیقت میں اس کا نتیجہ ہے کہ ایسا کرو گے تو تمہیں یہ توفیق نصیب ہوگی کہ جو خدا کے محبت کے دائرے میں بیٹھا ہے اس کے لئے ممکن ہی کیسے ہے کہ وہ باہر نکل کر شیطان کے قدموں کی پیروی کرے۔ یہ دو متضاد باتیں ہیں جو بیک وقت ہو ہی نہیں سکتیں۔

اور شیطان کے متعلق فرمایا (-) جہاں بھی تم نے اسے موقعہ دیا کہ تمہیں پھسلائے جان لو کہ وہ ضرور تمہیں ہلاکت میں مبتلا کرے گا کیونکہ وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ تو اس واضح تنبیہ کے بعد کسی مومن کے لئے یہ امکان ہی باقی نہیں رہتا کہ وہ خدا کی محبت کے دائرے

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے باہر کوئی سانس لے کیونکہ وہ جانتا ہے جب شیطان کو موقع ملا وہ اسے اچک لے گا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے مرغی کے پروں کے نیچے اس کے چوزے آجایا کرتے ہیں۔ وہ تو نکل کے باہر بھی جاتے ہیں اور ادھر ادھر پھرتے ہیں لیکن اللہ کی پناہ میں جو ایک دفعہ آ جائے' اس کی رحمت کے پروں کے نیچے آجائے وہ نکلنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن مرغی کے چوزوں کو بعض انسانوں سے زیادہ سمجھ ہے۔ جب خطرہ درپیش ہو' کسی چیل کا سایہ دیکھیں جو سر پر منڈلا رہی ہو تو وہ دوڑ کر اپنی ماں کے پروں کے نیچے آجاتے ہیں اور وہیں اپنا امن دیکھتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ چیل باوجود اس کے بہت خونخوار ہے اور چوزے پر ذرہ بھی رحم نہیں کرتی اور جانتی ہے کہ مرغی کی اس کے مقابل پر کوئی بھی حیثیت نہیں مگر پھر بھی اسے یہ جرأت نہیں ہوتی کہ اس کے پروں کے اندر سے اس کا بچہ نوچ لے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ فطرت بخشی ہے کہ وقت پر جب اسے اپنے عزیزوں کے نقصان کا اپنے پیاروں کے نقصان کا خطرہ ہو تو انسان بپھر جاتا ہے اور سب سے زیادہ ماں بپھرتی ہے اور مختلف Naturalist جن کو کہتے ہیں یعنی جانوروں کی زندگی کا مطالعہ کرنے والے بتاتے ہیں کہ بظاہر کمزور نظر آنے والی مائیں بھی ایسے موقعوں پر ایسا بپھرتی ہیں مثلاً شیرنی کہ اس کے مقابل پر بہت بڑے بڑے شیر بھی ڈر کے بھاگ جایا کرتے ہیں۔ تو سوچیں کہ ایک مرغی کے بچے کو اگر یہ امن نصیب ہو تو وہ جو اللہ کے پیارے ہیں ان کو کیسا امن نصیب نہیں ہو گا۔ مگر وہ چوزہ جو باہر رہ جائے' جو سمجھے کہ کوئی ایسی بات نہیں' وہ ضرور اُچکا جاتا ہے۔ چیل اس پر جھپٹتی ہے اور اس کو اُڑا لے جاتی ہے۔

تو آپ لوگ مرغی کے چوزوں سے تو زیادہ عقل دکھائیں۔ اول تو خدا کی پناہ میں آکر شیطان کے ہر خطرے سے آپ بچ سکتے ہیں اور بچیں گے اور لازماً بچیں گے لیکن اگر یہ بے پرواہی ہوئی' اس دائرے سے باہر نکل کر اپنی قسمت آزمائیں گے تو جان لیں کہ یقیناً آپ کی قسمت ہلاک شدہ لوگوں کی قسمت ہے۔ جونہی آپ نے یہ آزمائش کی اس آزمائش میں آپ مارے جائیں گے۔ پس قرآن کریم نے (- - - -) کہہ کے بتادیا کہ وہ تو تاک میں بیٹھا ہے۔ شیطان کو تو ذرہ بھی تم نے موقع دیا تو وہ تمہیں اچک کے لے جائے گا۔ پس اس پہلو سے اپنی ساری زندگی کی' اپنے لمحہ لمحہ کی حفاظت ضروری ہو جاتی ہے۔ (فرمایا) اگر تم ڈگمگائے بعد اس کے کہ کھلے کھلے نشان تمہارے پاس آچکے ہیں (-) تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا اور بزرگی والا ہے۔ **احمدیوں کے لئے اس میں خصوصیت سے یہ سبق ہے کہ ان کے پاس اس کثرت سے اس دور میں نشان آئے ہیں کہ ان کے ڈگمگانے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا۔ آئے دن اللہ تعالیٰ اپنے تازہ نشان آپ کو دکھاتا ہے اور اس کے باوجود اگر خدانخواستہ آپ کے قدم ڈگمگائیں تو بہت بڑی محرومی ہو گی۔** ان آیات کی تشریح کے طور پر میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی ایک حدیث اور بعض اقتباسات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

سنن الترمذی سے یہ حدیث لی گئی ہے۔ انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ عہد نبویؐ میں دو بھائی تھے ان میں سے ایک آنحضرت ﷺ کے حضور حاضر رہتا تھا' میں نے خصوصیت سے اس لئے یہ حدیث چنی ہے کہ بعض لوگوں کے ذہن میں صرف ابوہریرہؓ کا نام آتا ہے کہ گویا وہی رہتے تھے مسجد میں۔ ابوہریرہؓ تو دن رات وہیں رہتے تھے باہر نکلتے ہی نہیں تھے مگر بکثرت ایسے صحابہؓ تھے جو جتنا بھی ان کو وقت میسر ہو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں رہا کرتے تھے اور ابوہریرہؓ کے علاوہ بھی بعض ان میں سے ایسے تھے جنہوں نے اپنا روزمرہ کا کام چھوڑ دیا تھا۔ یعنی بظاہر نکمے تھے کچھ کمانے والے نہیں تھے۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک بھائی حاضر رہتا تھا اور دوسرا کام میں مصروف رہتا تھا۔ کام کرنے والے نے آنحضرت ﷺ سے اپنے بھائی کی شکایت کی کہ مجھ اکیلے پہ ہی بوجھ ڈالا ہوا ہے۔ ہر وقت یہ آپ کے پاس بیٹھا رہتا ہے اور میں اکیلا گھر چلانے کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا "لعلک ترزق بہ" کیا خبر عین ممکن ہے کہ تجھے جو رزق عطا کیا جا رہا ہے اس کے سبب سے ہو۔ بہت عظیم الشان ایک سِرّ وابستہ ہے اس حدیث میں' ایک سِرّ چھپا ہوا ہے اور وہ سب خدمت دین کرنے والوں کے لئے اور ان کے خاندانوں کے لئے ہے اور اسی طرح ان واقفین زندگی کے لئے ہے جنہوں نے کلیتہً اپنے آپ کو خدا کے حضور پیش کر دیا ہے۔

بہت سے ان کے خاندان والے' رشتہ دار یہ سمجھتے ہوں گے کہ ہم ان پر احسان کر رہے ہیں ہم نے ان کے بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں' ان کے بیوی بچوں کا خیال رکھتے ہیں اور اسی طرح **آج جماعت جرمنی میں بکثرت ایسے بڑے اور بچے اور جوان اور عورتیں ہیں جن کو اپنے گھروں کی ہوش نہیں اور جو کلیتہً دین کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں واقعتہً ان میں سے بعض کے بھائی یا اقرباء سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی خدمت کر رہے ہیں گویا کہ ہم نے ان کے بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں۔ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کو پلّے باندھ لو کہ تمہیں کیا پتہ کہ تمہارے رزق میں ان کی وجہ سے برکت ہے۔** اگر یہ دین کی خدمت چھوڑ دیں تو پھر دیکھنا کہ تمہارا کیا حال باقی رہ جاتا ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان جیسا اس وقت سچا تھا ویسا ہی آج بھی سچا ہے۔ بعینہٖ اپنی پوری شان کے ساتھ آج کے زمانے کے خدمت کرنے والوں پر بھی اور ان کے رشتہ داروں پر بھی اطلاق پاتا ہے۔ پس یشری نفسہ میں یہ سارے لوگ داخل ہیں جنہوں نے اپنی جانیں بیچ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو یقین دلادے اور ان کے اعزاء اور اقرباء کے دماغ میں وہم تک بھی نہ گزرے کہ ان کی وجہ سے ان کے خاندانوں کو کوئی نقصان پہنچ رہا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود (-) اسی کی تشریحات پیش فرماتے ہیں' مختلف تحریروں میں آپ نے مختلف پہلوؤں پر زور دیا ہے۔ مثلاً فرمایا "یعنی انسانوں میں سے وہ اعلیٰ درجہ کے انسان ہیں جو خدا کی رضا میں کھوئے جاتے ہیں۔" "اپنی جان بیچ دی تو باقی کیا رہا ان کے پاس۔" "وہ دنیا سے غائب ہو جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی یاد میں کھوئے جاتے ہیں وہ اپنی جان بیچتے ہیں اور خدا کی مرضی کو مول لیتے ہیں۔" "یہ مول لیتے ہیں بہت پیارا اظہار ہے۔ یعنی فرمایا کہ جیسے سودا کرنے والے کو جو وہ خرچ کرتا ہے اس کے نتیجے میں وہ سودا دیا جاتا ہے جس کی خاطر وہ خرچ کرتا ہے۔ تو مول لیتے ہیں سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اپنی رضا سے ان کو متمتع فرمائے کیونکہ گویا انہوں نے اس کی رضا خرید لی۔ اب اللہ سے تو کوئی ویسے سودا نہیں کر سکتا' اس کی رضا خریدی نہیں جاسکتی مگر جب وہ خود کہے کہ کون ہے جو میری رضا خریدنے والا ہے اور کچھ لوگ اس کے جواب میں آگے بڑھیں اور کہیں ہم ہیں تیری رضا خریدنا چاہتے ہیں تو پھر کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس ادعا سے پیچھے ہٹ جائے وہ لازماً اپنی رضا ان کو عطا فرماتا ہے۔

"وہ اپنی جان بیچتے ہیں اور خدا کی مرضی کو مول لیتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا کی رحمت ہے ایسا ہی وہ شخص جو روحانی حالت کے مرتبے تک پہنچ گیا ہے خدا کی راہ میں فدا ہو جاتا ہے" اب مول لینا جو ہے یہ فدا ہونے سے ورے ورے نہیں ہو سکتا۔ فرمایا "جو شخص روحانی حالت کے مرتبے تک پہنچتا ہے خدا کی راہ میں فدا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ تمام دکھوں سے وہ شخص نجات پاتا ہے جو میری راہ میں اور میری رضا کی راہ میں جان کو بیچ دیتا ہے اور جانفشانی کے ساتھ اپنی اس حالت کا ثبوت دیتا ہے کہ وہ خدا کا ہے۔"

جانفشانی عمر بھر کرنی پڑتی ہے۔ جان جو بیچی جاتی ہے کوئی ایک لمحے کا سودا نہیں ساری زندگی کا سودا ہے۔ مرتے دم تک' آخری سانس تک جو جان بیچی ہے اب بیچنے والے کی نہیں رہی۔ پس یہ کوئی ایسا سودا نہیں جو اچانک کسی بکری کو کسی کے پاس بیچ دیا تھوڑا سا صدمہ اگر ہوا بھی تو اس کے بعد چھٹی کر لی۔ یہ تو ایک ایسی جان کا سودا ہے جو لمحہ لمحہ جینے والی جان ہے اور لمحہ لمحہ مرنے والی جان ہے۔ ہزار موتیں اسے خدا کی خاطر قبول کرنی ہوں گی اور ہزار زندگیاں ہر موت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بدلے اسے ملیں گی۔ پس یہ ہے من یشری نفسہ کہ جو اپنے نفس کو اللہ کی خاطر بیچ دیتا ہے۔

فرمایا "جانفشانی کے ساتھ اپنی اس حالت کا ثبوت دیتا ہے" یہ نہیں کہ ایک دفعہ بیچ دیا اور بات ختم ہو گئی۔ بہت سے واقفین زندگی ہم نے دیکھے ہیں جنہوں نے کسی خاص لمحہ عشق میں اپنی جان کو خدا کے سپرد کر دیا اور اس کے بعد چھٹی کر لی۔ پھر ساری عمر ایسی حرکتیں کرتے رہے جو جان بیچنے والے نہیں کیا کرتے۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کو پکڑتا ہے اور لازماً ان کا بدانجام ہوتا ہے۔ کبھی بھی وہ اس حالت میں نہیں مرتے کہ گویا جان بیچنے والے تھے۔ تو جان کا سودا تو پہلے کا ہے اور اس سودے کے حق میں ثبوت بعد میں مہیا ہوتے ہیں۔ ساری زندگی مہیا ہوتے رہتے ہیں۔

"اس حالت کا ثبوت دیتا ہے کہ وہ خدا کا ہے اور اپنے تمام وجود کو ایک ایسی چیز سمجھتا ہے جو طاعت خالق اور خدمت مخلوق کے لئے بنائی گئی ہے" اب ایک اور پہلو بھی خدا کی خاطر جان بیچنے کا حضرت مسیح موعود (-) نے ہمارے سامنے کھول دیا۔ فرمایا کہ وہ خدا کی خاطر جان بیچتا ہے تو خدا کی مخلوق کی خاطر بھی بیچتا ہے۔ خدا کی خاطر اس کا جان بیچنا تو شاید بعض نگاہوں کو دکھائی نہ دے مگر اس کی مخلوق کی خاطر جو جان بیچتا ہے وہ تو سب کو دکھائی دیتا ہے، ساری مخلوق اس پر گواہ ہو جاتی ہے اور اس بات پر بھی گواہ ہو جاتی ہے کہ وہ ان سے فائدے کی خاطر کچھ نہیں کرتا کیونکہ وہ فائدہ اٹھاتا نہیں۔ وہ جب شکریہ ادا کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہمارا شکریہ ادا نہ کرو۔ ہم تو رضائے باری تعالیٰ کی خاطر یہ کام کر رہے ہیں۔ تم شکریہ ادا کرتے ہو تو ہمیں کوفت ہوتی ہے۔ ہم نے تو اپنا سودا اللہ سے کیا ہے۔ تو یہ دعویٰ محض دعویٰ نہیں رہتا لمحہ لمحہ اس دعوے کا ثبوت ان کی زندگی مہیا کرتی ہے۔ وہ جب بنی نوع انسان کی خدمت کرتے ہیں تمام بنی نوع انسان گواہ ہو جاتے ہیں کہ یہ اپنی خاطر خدمت نہیں کر رہے تھے ہم سے کچھ لینے کی خاطر خدمت نہیں کر رہے تھے بلکہ اللہ سے کچھ لینے کی خاطر خدمت کر رہے تھے تو محض دعویٰ نہیں رہتا بلکہ ایک قطعی ثبوت اس کی تائید میں اٹھ کھڑا ہوتا ہے جس کو رد نہیں کیا جا سکتا۔

"اور پھر حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق ہیں ایسے ذوق وشوق اور حضور دل سے بجالاتا ہے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینے میں اپنے محبوب حقیقی کو دیکھ رہا ہے" اب حضرت مسیح موعود (-) کے ارشادات کو آپ غور سے پڑھا کریں تو پھر آپ کو ان ارشادات کی لطیف باتیں سمجھ آ سکتی ہیں۔ اپنے تمام وجود کو سر سے پاؤں تک، تمام وجود کو، جو جان بیچتا ہے وہ اس میں سے کچھ بھی نہیں رکھتا۔ "جو طاعت خالق اور خدمت خلق اور خدمت مخلوق کے لئے بنائی گئی ہے۔" پھر حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق ہیں یعنی انسان کو اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی صلاحیتیں بخشی ہیں ان تمام صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے وہ اللہ کے دین اور اس کی مخلوق کی خدمت کرتا ہے اور ہر ایک کی صلاحیتیں الگ الگ ہیں مگر جس چھابڑے میں جو کچھ ہوگا وہی تو بیچے گا۔

پس ایک غریب انسان بھی اسی طرح اپنا سب کچھ بیچنے والا بن جاتا ہے جس طرح ایک امیر انسان اپنا سب کچھ بیچنے والا بن جاتا ہے۔ توفیق تو اس کی اپنی بنائی ہوئی نہیں، توفیق تو اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوتی ہے پس (-) یہ معنی ہے کہ جو کچھ وہ بیچتا ہے وہ وہی کچھ ہے جو ہم نے اس کو دیا تھا اس میں سے پھر کچھ اپنے لئے نہیں رکھتا تمام تر پیش کر دیتا ہے۔ پس اگر کسی کی قسمت میں، کسی کے مقدر میں ایک کھوٹی کوڑی بھی نہ ہو یعنی کچھ بھی نہ ہو تو اپنا خالی دامن لے کر اس میں خدا کی محبت اور تمناؤں سے جھولی بھر کر بظاہر خالی دامن میں اپنی محبت اور نیک تمناؤں کی جھولی اٹھائے ہوئے خدا کی خدمت میں حاضر ہو جاتا ہے وہ بھی وہی ہے جس نے سب کچھ بیچ دیا۔

پس حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ "ایسے ذوق وشوق اور حضور دل سے بجالاتا ہے" میں نے جو یہ کہا تھا تمنائیں اور محبتیں لے کے حاضر ہوتا ہے یہ اس کا ترجمہ ہے، حضور دل سے بجالاتا ہے اس کا دل تمام تر یہ چاہتا ہے کہ جس حد تک خدمت ممکن ہے میں کروں۔ "گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینے میں اپنے محبوب حقیقی کو دیکھ رہا ہے" اس کی فرمانبرداری کا ایک شیشہ اس کے سامنے ہے اور اس میں اسے اپنی ذات دکھائی نہیں دیتی وہ محبوب دکھائی دیتا ہے جس کی خاطر اس نے اپنی ساری زندگی کو ایک نئی صورت میں ڈھال دیا۔

"اور ارادہ اس کا خدا تعالیٰ کے ارادے سے ہم رنگ ہو جاتا ہے۔" جو اللہ کا ارادہ وہی اس کا ارادہ، جو مالک کا ارادہ، وہی غلام کا ارادہ۔ "اور تمام لذت اس کی فرمانبرداری میں ٹھہر جاتی ہے۔" اب یہ لفظ "ٹھہر جاتی ہے" قابل غور ہے۔ فرمایا کہ اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا میں ایسی لذت نہیں ملتی کہ جو آئے اور چلی جائے وہ لذت اس کے دل میں پناہ گزین ہو جاتی ہے۔ وہ لذت ایسی ٹھہرتی ہے کہ پھر جانے کا نام نہیں لیتی۔ پس وہ سب لوگ مستثنیٰ ہیں جو کبھی اللہ کی رضا میں محبت پاتے ہیں، مزہ دیکھتے ہیں اور کبھی نہیں دیکھتے۔ بہت سے ایسے انسان ہیں، کثرت سے ایسے انسان جو اللہ کی رضا سے کبھی نہ کبھی تو ضرور لطف اندوز ہوتے ہیں لیکن اپنی جان نہیں بیچی ہوتی اس لئے وہ محبت آکر ٹھہر نہیں جاتی، آئی اور چلی گئی اور دوسری لذتیں پھر اس کی جگہ اپنا ٹھکانہ دل میں بنا لیتی ہیں اور اس طرح وہ خدا کے بندے جو جان بیچنے والے ہیں دوسروں بندوں سے ممتاز ہو کر الگ ہو جاتے ہیں۔

یہ ایک بہت گہری حقیقت ہے جس کی طرف میں آپ کو خصوصیت سے متوجہ کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود (-) نے یہ حقیقت بیان کر کے ہماری آنکھوں سے پردے اٹھا دیئے ہیں۔ ہم میں سے بکثرت ایسے ہیں جنہوں نے کبھی نہ کبھی اللہ کی رضا کے نتیجے میں دل کو لذت سے معمور ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ بعض ایسے ہیں جن کے بدن پہ جھرجھری طاری ہو جاتی ہے جب وہ خدا کے کسی خاص انعام پر غور کرتے ہیں یا کسی خاص مصیبت سے اللہ تعالیٰ ان کو نجات بخشتا ہے تو وقتاً ان کے دل میں اللہ کا پیار ایک لذت بن کے اترتا ہے لیکن ٹھہرتا نہیں۔ آیا اور چلا گیا اور پھر دنیا کی لذتیں دل میں قرار پکڑ لیتی ہیں تو حضرت مسیح موعود (-) کا ایک ایک لفظ قابل توجہ ہے۔

"تمام لذت اس کی فرمانبرداری میں ٹھہر جاتی ہے" اب کوئی دنیا کا چوٹی کا ادیب بھی ایسی تحریر نہیں لکھ سکتا کہ ہر ہر لفظ بامعنی ہو۔ حضرت مسیح موعود (-) کی فصاحت وبلاغت سچائی پر مبنی ہے ایک لفظ بھی بے حقیقت نہیں، کوئی لفظ نہیں جو سچائی سے نور یافتہ نہ ہو۔ اور یہی سچائی ہے جو آپ کی تحریروں کو ہمیشہ کے لئے زندہ کر رہی ہے۔ "اور تمام اعمال صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ تلذذ اور احتظاظ کی کشش سے صادر ہونے لگتے ہیں" جب دل میں خدا کی محبت کا لطف ٹھہر جاتا ہے تو اس لطف کو بڑھانے کی خاطر، اس کو ہمیشہ اپنا راہنما بنانے کی خاطر ویسے ہی لطف کے لئے وہ کوشش کرتے ہیں اور انسان جو لذت کے لئے کوشش کرتا ہے وہ مشقت نہیں ہوا کرتی۔ ہماری جتنی عبادتیں، جتنی خدمتیں مشقت کا رنگ رکھتی ہیں وہ لذت سے محروم ہیں۔ کوئی چیز جس میں لذت ساتھ ساتھ حاصل ہو رہی ہو اسے مشقت نہیں کہا جاتا۔ دنیا کا ادنیٰ دوکاندار بھی دیکھیں کتنی محنت کر رہے ہیں، اپنے تھوڑے سے پیسے کمانے کی خاطر لیکن چونکہ ان پیسوں میں مزہ آ رہا ہے اس لئے دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ بڑی مشقت ہے۔ ان کی بلا سے ان کو ذرہ بھی اس میں مشقت محسوس نہیں ہوتی۔ کوئی شخص جو صبح اٹھتا ہے، دوکان کھولتا ہے، کوئی بنیا دیکھیں، سوچیں ذرا وہ رات کے بارہ بجے تک حساب فہمی کرتا رہتا ہے اگر اس کو آپ جا کے ہمدردی کریں، کہیں میاں بس کرو تھک گئے ہو گے دوپہر ہو گئی ہے اب آرام کرو تو کیسی کڑی نظروں سے تمہیں دیکھے گا کہ جاؤ جاؤ اپنی راہ لو مجھ کو میرے حال پہ رہنے دو مجھے مزہ آ رہا ہے اس چیز میں اور مزے کے بغیر وہ کام کر ہی نہیں سکتا۔

تو فرمایا "اعمال صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ تلذذ اور احتظاظ کی کشش سے صادر ہونے لگتے ہیں۔" تمام اعمال صالحہ میں ان کو اللہ کی رضا کا مزہ دکھائی دے رہا ہوتا ہے، مزہ محسوس ہو رہا ہوتا ہے اور وہ اس وجہ سے خود بخود صادر ہونے لگتے ہیں۔ "یہی وہ نقد بہشت ہے" یہ "نقد بہشت" یہ اب قابل غور بات ہے سودا نقدا نقدی ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس دنیا میں تو نہیں ملی اور اگلی دنیا میں مل جائے گی۔ اللہ ادھار نہیں رکھتا وہ بہشت جو خدا کی محبت کی اعلیٰ لذات کی بہشت ہے وہ تو نقد انقدی تمہیں اس دنیا میں ملتی ہے۔

"یہی وہ نقد بہشت ہے جو روحانی انسان کو ملتا ہے اور وہ بہشت جو آئندہ ملے گا وہ درحقیقت اسی کی اظلال و آثار ہے" اس دنیا میں جس نے بہشت دیکھ لی اس کا ظل ہے ایک جو اخروی زندگی میں ملے گا۔ آثار ہیں اس کے یعنی اس کے گویا سائے ہیں جیسے نقش قدم انسان چھوڑتا ہے تو قدم تو نہیں ہوتا مگر گزرے ہوئے قدم کے لئے اس کا نقش قدم راہنمائی کر رہا ہوتا ہے۔ تو اگلی دنیا میں جو بہشت ہو گا وہ یہ بہشت تو نہیں ہو گا جو یہاں حاصل ہے کیونکہ اس سے بہت زیادہ بلند ہے مگر جسے اسی دنیا میں یہ اللہ کی محبت کی لذت کا بہشت نصیب ہو جائے اور یہ نقد انقد سودا ہے جو اسے مل جائے وہ ہے جو کامل یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ اب جب بھی میں مرا مجھے اسی بہشت کے سائے کے طور پر بہت اعلیٰ چیزیں نصیب ہوں گی جن کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اب دنیا میں جتنے بھی مذہب کی معرفت بیان کرنے والے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد گزرے ہیں ان میں سے کسی کی ایسی تحریر نکال کے دکھاؤ(-) فرمایا "جس کو دوسرے عالم میں قدرت خداوندی جسمانی طور پر متمثل کر کے دکھلائے گی" اظلال و آثار جو ہیں وہ جسمانی طور پر متمثل نہیں ہوا کرتے۔ کسی چیز کا سایہ ہے تو سایہ ہی ہو گا اصل تو نہیں ہو سکتا۔ فرمایا یہ وہ سائے نہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ اس دنیا میں اِس دنیا کی جنت کو متمثل کر کے دکھائے گی وہ واقعتاً نظر آنے والی' محسوس ہونے والی' سونگھنے والی خوشبوؤں سے معطر' مزوں سے بھری ہوئی جنت حقیقت کا روپ اوڑھ لے گی اور وہ حقیقت جو ہے اس کی تفصیل بیان نہیں کی جا سکتی کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ کوئی آنکھ ایسی نہیں جس نے وہ جنت دیکھی ہو' کوئی کان ایسا نہیں جس نے اس جنت کا بیان سنا ہو۔

پس حقیقت میں وہ جو کچھ بھی ہے یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے مگر اس دنیا کی جو خدا کی محبت کی لذتیں ہیں وہ اتنی زیادہ ہیں کہ ان کی خاطر انسان تمام دنیا کو ایک طرف پھینک دیتا ہے اور ان کو قبول کرتا ہے ان لذتوں کی شدت کا یہ اثر ہے کہ ہر دوسری لذت ہیچ ہو جاتی ہے۔ تو اس سے لاکھوں کروڑوں گنا بڑھ کر جو لذت آئندہ مقدر ہے اس کا تصور باندھا جائے۔ وہ اگر اور کچھ نہیں تو ان لذتوں کی خاطر ہی اپنی دنیا کو بدلو مگر اگر اس دنیا میں جنت نصیب نہ ہوئی تو ان لذتوں کی خاطر جو کچھ بھی کرو گے وہ سب بے کار جائے گا۔ یہ پیغام ہے جس کو آپ کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئے۔

عموماً بعض لوگ سختی کر کے بھی' محنت کر کے بھی بظاہر اگلی دنیا کمانے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض ایسے مشقت کرنے والے ہیں جن کے کھڑے کھڑے ٹانگیں سوکھ جایا کرتی ہیں جو ہاتھ اونچا کرتے ہیں تو ہاتھ شل ہو جاتے ہیں مگر حاصل کچھ نہیں ہوتا کیونکہ مرنے کے بعد کی جو زندگی ہے وہ ان کو ملے گی جن کو ان چیزوں میں گہری لذت ملتی ہے جو ایک لذت کے خیال سے مصیبت اٹھاتے ہیں ان کو نہیں مل سکتی۔ اس اقتباس کے بعد جو یہ رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ 131' 132 سے اقتباس لیا گیا تھا اب اسی رپورٹ سے میں ایک اور اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

فرماتے ہیں۔ "یعنی خدا کا پیارا بندہ اپنی جان خدا کی راہ میں دیتا ہے اور اس کے عوض میں خدا کی مرضی خرید لیتا ہے وہی لوگ ہیں جو خدا کی رحمت خاص کے مورد ہیں۔ غرض وہ استقامت جس سے خدا ملتا ہے اس کی یہی روح ہے جو بیان کی گئی جس کو سمجھنا ہو سمجھے۔" (رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ 188) اب استقامت کے متعلق' وہ کیا چیز ہے' حضرت مسیح موعود(-) کے چند اقتباسات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اب وقت چونکہ تھوڑا رہ رہا ہے اس لئے مجھے نسبتاً جلدی گزرنا ہو گا۔

"اللہ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں" یہ تحریر ہے جلد نمبر 4 صفحہ 29' 6۔ اگست 1900ء کی۔ "اللہ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں ان کے ساتھ وہ رافت اور محبت کرتا ہے۔ چنانچہ خود فرماتا ہے۔ (-) کہ اللہ اپنے بندوں پر یا خالص بندوں پر بہت مہربان ہے یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا' اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔"

پس وہ ساری دنیا کی جماعتیں جو قربانی کے اس عظیم دور میں داخل ہو چکی ہیں اور ان جماعتوں میں اللہ تعالیٰ نے جماعت جرمنی کو بھی ایک مقام عطا فرمایا ہے ان کے لئے اس تحریر میں یہ سبق ہے کہ جتنی بھی قربانی دیں اس قربانی کو اللہ تعالیٰ کی رأفت کا حصہ سمجھیں۔ محض اللہ کا احسان سمجھیں کہ خدا ان کو یہ توفیق دے رہا ہے اور بھولے سے بھی دل میں یہ خیال نہ گزرے کہ شاید ہم کچھ کر رہے ہیں خدا کی خاطر' خدا کی خاطر ہو یا خدا کے لئے بنی نوع انسان کی خاطر ہو' دونوں صورتوں میں خدمت اپنی ذات میں اعزاز ہے اور اسی کو حضرت مسیح موعود(-) نقد سودا بیان فرما رہے ہیں۔ ہر خدمت اپنی ذات میں اپنی جزاء ہے اور جزاء پر انسان کسی پر احسان نہیں رکھا کرتا جس کو جزاء مل رہی ہو ساتھ ساتھ وہ کیسے کسی گردن پر احسان رکھ سکتا ہے۔

اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں"" دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں" دنیا کمانے سے تو احتراز ممکن ہی نہیں ہے اگر اور کچھ نہیں تو خدا کی راہ میں یا بنی نوع انسان کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ہی انسان دنیا کمائے گا اور جس کی نیت یہ ہو کہ وہ مجھے اتنا ملے کہ میں زیادہ سے زیادہ اللہ اور اس کے دین کی اور اس کے بندوں کی خدمت کر سکوں وہ اس دنیا کی کمائی کو بالذات نہیں سمجھتے یعنی یہ کمائی ہے۔ ہے تو ہے نہیں تو نہ سہی اللہ کی مرضی۔ اگر اللہ کی مرضی پر نگاہیں ہیں تو خدا تعالیٰ اگر چاہے تو ان کو سب کچھ چھین کر اس ابتلاء میں بھی آزما سکتا ہے کہ جب ان سے سب کچھ چھین لیا جائے تو دیکھیں ان کے چہرے پر یا ان کے دل پر ملال تو نہیں آ جاتا۔

جو اللہ کی خاطر جو کچھ ان کے پاس ہے فدا کرتے رہتے ہیں وہ زیادہ فدا تو نہیں کر سکیں گے مگر جو کچھ تھوڑا بہت ان کے پاس بچ جائے گا وہی پیش کرتے رہیں گے۔ اس کے برعکس بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ جب کشائش سے آزماتا ہے تو اس وقت وہ کچھ نہ کچھ خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں اور جب ان پر مالی تنگی کے دن آتے ہیں تو اجازتیں لیتے ہیں کہ اب ہمیں توفیق نہیں رہی۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود(-) جو مضمون پیش فرما رہے ہیں اس کے مطابق دنیا بالذات نہیں ہوتی۔ اصل میں اللہ کی رضا حاصل کرنا اور اس کی خاطر اس کا دیا ہوا خرچ کرنا ہے۔ پس اگر اس نے کم کر دیا تو کم میں سے دو۔ اگر زیادہ دیا ہے تو زیادہ میں سے دو۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا دین دنیا پر مقدم رہتا ہے۔

فرمایا:۔ "ایسے لوگ دین کو ایک خوابیدہ نظر سے دیکھتے ہیں" یہ خوابیدہ نظریں بھی ہر انسان پہچان سکتا ہے۔ کم سے کم اپنی خوابیدہ نظر کو پہچاننے کی انسان میں صلاحیت ضرور موجود ہے۔ دینی امور جتنے بھی اس کے گردوپیش واقع ہو رہے ہیں وہ ان کو ایک اتفاقاً حادثاتی طور پر ساتھ ساتھ چلنے والے امور سمجھتا ہے' براہ راست اس کا دل ان امور میں نہیں ہوتا۔ احمدیت ترقی کر رہی ہے' لوگ نیک بنتے چلے جا رہے ہیں' سب میں قربانی کی روح بیدار ہو رہی ہے اسے یہ محسوس نہیں ہوتا کہ یہ سارے میرے لئے خدا تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ ہر بات جو میں ایسی سنتا ہوں جو دین کی ترقی کی ہے وہ میرے دل میں بے انتہا لذت پیدا کرتی ہے۔ سبحان اللہ بسم اللہ کہتے ہیں کہ اچھا یہ ہو رہا ہے مگر براہ راست دل پر وہ لذت کی کیفیت طاری نہیں ہوتی جیسی اپنی تجارت کے چمکنے کے نتیجے میں ان کے دل پر ایک لذت کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اگر کوئی ان کو خبر سنائے کہ جو روپیہ تم نے فلاں جگہ لگایا تھا وہ ایسا ہوا کہ تجارت میں کہ وہ بہت بڑھ چکا ہے۔

دنیا میں ایسے حادثات ہوتے ہیں جن کے نتیجے میں بعضوں کی معمولی تجارتیں بھی ایک دم چمک اٹھتی ہیں۔ اگر وہ ایسا دیکھیں تو دیکھیں ان کا دل اس بات کو کبھی بھی خوابیدہ نظر سے نہیں دیکھے گا' بے انتہا خوشیوں سے بھر جائے گا' لذتیں دل میں سمائی ہی نہیں جائیں گی۔ اتنا گہرا اثر پڑے گا اس خبر کا کہ اگر اس کو احمدیت کی کامیابیوں کی خبر کے ساتھ موازنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر کے دیکھیں تو وہ کچھ بھی باقی نہیں رہے گی۔ پس یہ بہت لطیف باتیں ہیں جو مسیح موعود (-) چند لفظوں میں بیان کرتے ہیں۔ اب جب میں نے سمجھادیا تو پھر دوبارہ سنیں اس تحریر کو تو معلوم ہو گا کہ خوابیدہ نظر کیا معنے رکھتی ہے۔

"مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنالیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں۔ مگر حقیقی (احمدی) کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا دین یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کردے" جب تک زندگی باقی ہے ان سب چیزوں کو وقف کردے۔ "تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو" جن لوگوں کے حق میں یہ فرمایا گیا ہے کہ ان کو حیات طیبہ عطا ہوئی ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کی زندگی کا لمحہ لمحہ موت تک خدا کی راہ میں وقف رہتا ہے۔

یہ یادداشتیں 'براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 21 تا 30 پیغام صلح صفحہ 48 سے یہ عبارت لی گئی ہے۔ پھر فرمایا "اے ایمان والوں خدا کی راہ میں اپنی گردن ڈال دو اور شیطانی راہوں کو اختیار مت کرو" جیسا کہ کلام الٰہی سے میں نے یہ ثابت کرکے دکھایا تھا کہ اور کا لفظ بظاہر ایک زائد بات کا تقاضا کر رہا ہے مگر حقیقت میں پہلی بات ہی کی تشریح ہے۔ بعینہ اسی رنگ میں حضرت مسیح موعود (-) کی یہ عبارت ہے کہ "اے ایمان والو خدا کی راہ میں اپنی گردن ڈال دو" گردن دو طرح سے ڈالی جاتی ہے۔ ایک بیل جس کے اوپر' جس کی گردن میں خدمت کا جوئا ڈالا جاتا ہے وہ بیل جس کو عادت پڑ چکی ہوتی ہے جب جوئا اٹھا کر زمیندار اس کی طرف چلتا ہے گردن پر ڈالنے کے لئے تو میں نے خود دیکھا ہے ایسے بیلوں کو وہ سر نیچے کر دیتے ہیں اور وہ بیل زمیندار کو بہت پیارے ہوتے ہیں اور کچھ بیل ایسے ہیں جو سینگ مارتے ہیں اور بڑی مشکل سے ان کو قابو کرنا پڑتا ہے رسی کے پھندے ان کے سینگوں پہ ڈالنے پڑتے ہیں اور ایک آدمی ایک طرف گھسیٹ رہا ہے دوسرے نے جاکر جوئا ڈال دیا۔ تو یہ سلوک تو نہ کروا اپنے اللہ سے۔ اس کے بیل ہو اس کے لئے اپنی جان بیچ ڈالی اور گردن جوئے کے لئے خم نہ کی تو حضرت مسیح موعود (-) فرمارہے ہیں خدا کی راہ میں اپنی گردن ڈال دو۔ ایک یہ معنی ہیں۔

دوسرا ذبح ہونے کے لئے گردن ڈال دو (-) تو یہ دونوں طریق ایسے ہیں جن میں آپ اپنی جان کے ذریعے اس بات کا اقرار کر رہے ہوں گے کہ میں نے یہ جان بیچی ہوئی ہے میری نہیں رہی۔ اس کے بعد "اور شیطانی راہوں کو اختیار مت کرو" کا یہ مطلب ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ ایسا گردن ڈالنے والا احتمالاً بھی شیطان کی راہ اختیار کر سکتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ وہ الگ بات ہے 'یہ اور بات ہے' شیطانی راہیں اختیار کرنے والے اور لوگ ہیں اور یہ بالکل اور لوگ ہیں۔ اگر شیطان سے بچنا ہے تو گردن ڈالنا ضروری ہے۔ لازم ہے کہ خدا کے سامنے اپنی گردن ڈال دو۔

"شیطان تمہارا دشمن ہے"

حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں "اس جگہ شیطان سے مراد وہی لوگ ہیں جو بدی کی تعلیم دیتے ہیں" اب یہ خیال نہ گزرے کہ کوئی خیالی شیطان ہے جس سے ہر آدمی سمجھتا ہے میں بچا ہوا ہوں۔ اس کے گرد و پیش اس کے ماحول میں 'اس کو برے کاموں کی طرف بلانے والے وہ شیطان ہیں۔ پس جس نے اپنی گردن خدا کی راہ میں دے رکھی ہو وہ ان کی باتیں کب سنے گا وہ ان کو مردود کرکے اپنی طرف سے ہٹا دے گا ایسے لوگوں کی دوستی کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ سب کچھ تو خدا کے حضور انہوں نے پیش کر رکھا ہو اور اس میں سے حصہ مانگ رہے ہوں۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کا کلام (-) سکھایا گیا کہ تلاوت سے پہلے ضروری پڑھ لیا کرو کیونکہ جب تلاوت کرتے ہو تو گویا خدا کے ہو جاتے ہو اور شیطان کوشش کرے گا کہ تمہارا کوئی حصہ بھی خدا کے فضل سے باہر رہ جائے اور یہ اسے اچک لے۔

پس وہ لوگ زندہ آپ کے ارد گرد پھرتے ہیں' آپ ان کو جانتے ہیں' دیکھتے ہیں' ان سے مراسم رکھتے ہیں جو خدا کی مرضی کے خلاف بھی آپ کو تعلیمیں دیتے ہیں' کہتے ہیں یہ جھوٹ بولو تو یہ فائدہ ہو جائے گا یہاں پیسہ لگاؤ خواہ پیسہ لگانا حرام ہو اس سے فائدہ پہنچے گا اس طرح رزق کماؤ۔ یہ حقائق ہیں روزمرہ گزرنے والے حقائق ہیں' کوئی فرضی باتیں نہیں ہیں۔ آپ ان کو دیکھتے ہیں اور پہچانتے نہیں۔ پس جس نے خدا کی راہ میں اپنی گردن ڈالی ہو وہ ضرور پہچانے گا۔ اس آئینہ میں اپنے آپ کو دیکھیں اور خود اپنا اپنا جائزہ لیں۔

پھر حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ "جو شخص اپنے وجود کو خدا کے آگے رکھ دے نہ اس کی گردن اپنی رہی نہ اس کے پاؤں کے ناخن اپنے رہے کچھ بھی باقی نہ رہا۔" "اور اپنی زندگی اس کی راہوں میں وقف کرلے اور نیکی کرنے میں سرگرم ہو' سو وہ چشمۂ قرب الٰہی سے اپنا اجر پائے گا" ایسے شخص کو قرب الٰہی کے سرچشمے سے پلایا جائے گا جس کو ہم کوثر کہتے ہیں یہ وہی کوثر ہے اللہ کے قرب کا سرچشمہ جس کو یہ سرچشمہ نصیب ہو جائے اسے ایک آبِ حیات اور آبِ بقامل گئی۔ ایسے شخص پر کبھی موت وارد نہیں ہوا کرتی۔

"اور ان لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم ہے" جن پر سے موت اٹھالی گئی ہو' جن کو ہمیشہ کی بقاء کا وعدہ دے دیا گیا ہو یعنی خدا کی طرف سے ان لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم "یعنی جو شخص اپنے تمام قویٰ کو خدا کی راہ میں لگادے اور خالص خدا کے لئے اس کا قول اور فعل اور حرکت اور سکون اور تمام زندگی ہو جائے اور حقیقی نیکی کے بجالانے میں سرگرم رہے تو اس کو خدا اپنے پاس سے اجر دے گا اور خوف اور حزن سے نجات بخشے گا۔ یاد رہے کہ یہی کا لفظ کہ اس جگہ بیان ہوا ہے دوسرے لفظوں میں قرآن شریف میں اس کا نام استقامت رکھا ہے۔"

میں نے عرض کیا تھا کہ پہلے جو لفظ استقامت گزرا ہے اس کی تشریح حضرت مسیح موعود (-) کے الفاظ ہی میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ پس اس اقتباس کے بعد میں اس خطبہ جمعہ کو ختم کروں گا۔ فرمایا "دوسرے لفظوں میں قرآن شریف میں اس کا نام استقامت رکھا ہے جیسا کہ وہ یہ دعا سکھلاتا ہے (-) یعنی ہمیں استقامت کی راہ پر قائم کر اور ان لوگوں کی راہ جنہوں نے تجھ سے انعام پایا۔ ان لوگوں کی راہ استقامت کی راہ تھی جو انبیاء تھے اور ان لوگوں کی راہ استقامت کی راہ تھی جو صدیق تھے جو کامل وفا کے ساتھ اپنے انبیاء کے پیچھے چلتے رہے اور ان لوگوں کی راہ استقامت کی راہ تھی جو اس قافلے کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے مگر تھے اسی قافلے کا حصہ۔ وہ آگے تو نہ بڑھ سکے مگر پہلوں کے قدموں کی خاک چومتے ہوئے اسی راہ پر انہوں نے اپنی زندگی ختم کی۔ فرمایا یہ ہے استقامت کی راہ۔

دعا کا ترجمہ حضرت مسیح موعود (-) کے الفاظ میں یہ ہے "ہمیں استقامت کی راہ پر قائم کر' ان لوگوں کی راہ جنہوں نے تجھ سے انعام پایا اور جن پر آسمانی دروازے کھلے۔ واضح رہے کہ ہر ایک چیز کی وضع استقامت اس کی علت غائی پر نظر کر کے سمجھی جاتی ہے" اب یہ بہت گہرا کلام ہے جسے لازماً سمجھائے بغیر آپ کو سمجھ نہیں آئے گی۔ "ہر ایک چیز کی وضع استقامت اس کی علت غائی پر نظر رکھ کے سمجھی جاتی ہے۔" استقامت کے لئے پہلے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس چیز کا مقصد کیا تھا' اس کے بنانے کا مقصد کیا تھا' اس کی استقامت اس مقصد کے مطابق ڈھالی جائے گی' یعنی اس کی استقامت کی صلاحیتیں جو اس کا مقصد تھا اس کے مطابق بنائی جانی ضروری ہیں۔

"انسان کے وجود کی علت غائی یہ ہے کہ نوعِ انسان خدا کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ پس انسانی وضع استقامت یہ ہے کہ جیسا کہ وہ اطاعت ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے ایسا ہی درحقیقت خدا کے لئے ہو جائے۔" پیدا کرنے کی غرض یہ تھی کہ ہمیشہ خدا کی عبادت کرے' ہمیشہ اس کی پیروی کرے۔ اگر اس غرض کے مطابق وہ ہو جاتا ہے تو یہ اس کی استقامت ہے۔ محض راہ کی تکلیفوں کو برداشت کرنا استقامت کا نام نہیں ہے۔ یہ تشریح حضرت مسیح موعود (-) کی ہمیں بتلا رہی ہے کہ اگر ہم عبادت کی خاطر پیدا کئے گئے تھے تو ہماری استقامت کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا سارا وجود عبادت کی خاطر خاص ہو جائے اور کلیتہً اللہ کا ہو جائے۔

"اور جب وہ اپنے تمام قویٰ سے خدا کے لئے ہو جائے گا تو بلاشبہ اس پر انعام نازل ہو گا جس کو دوسرے لفظوں میں پاک زندگی کہہ سکتے ہیں۔ (-) "تو یقیناً اس پر انعام نازل ہو گا" اب انعام کا عام معنی یہ لیا جاتا ہے کہ اس کو کئی قسم کی نعمتیں ملیں گی حضرت مسیح موعود (-)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ معنے نہیں فرمارہے "جس کو دوسرے لفظوں میں پاک زندگی کہہ سکتے ہیں" یعنی انعام سے مراد ہی پاک زندگی ہے۔ جب خدا کی طرف سے پاک زندگی مل گئی تو یقین کرو کہ یہ انعام ہے اور اگر پاک زندگی تمہیں ملی اور دنیا کی نعمتیں ملی ہیں تو محض اس دھوکے میں مبتلا نہ رہنا کہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ جس نے ثابت کردیا کہ آپ صراط مستقیم پر قائم تھے۔

پس پاک زندگی اصل مقصود ہے' اصل مطلوب ہے اگر پاک زندگی ہم سب کو نصیب ہو جائے تو یہی زندگی کا وہ مقصد ہے جو ہم نے پالیا پھر ہم یہ کہتے ہوئے جان جانِ آفریں کے سپرد کرسکتے ہیں کہ فزت برب الکعبہ خدا کی قسم' میں ربِ کعبہ کی قسم کھاکے کہتا ہوں کہ میں کامیاب ہوگیا۔ اللہ ہمیں یہ کامیابی عطا فرمائے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 30۔ جولائی 1998ء

12-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
1-00 رات۔ ایم ٹی اے لائف سٹائل۔ لجنہ میگزین۔
1-35 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ 98-7-29
2-35 رات۔ ترکی زبان سیکھئے۔
3-05 رات۔ ایم ٹی اے ورائٹی۔ خدام الاحمدیہ ربوہ کی نمائش۔
4-45 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
5-15 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-50 رات۔ اردو کلاس۔
7-55 صبح۔ ترکی زبان سیکھئے۔
8-25 صبح۔ ایم ٹی اے ورائٹی۔ مختصر ڈاکومنٹری
8-45 صبح۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
10-45 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
11-15 دوپہر۔ سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ 17-5-1996
12-15 دوپہر۔ ایم ٹی اے لائف سٹائل۔ لجنہ میگزین۔
12-50 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-00 دوپہر۔ اردو کلاس۔
3-05 دوپہر۔ کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
4-30 دوپہر۔ عربی زبان سیکھئے۔
7-05 شام۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
8-10 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-25 رات۔ اردو کلاس۔
12-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔

سیمع سنٹر
بادامی باغ۔ لاہور

شیل پاکستان لمیٹڈ
Shell

ڈسٹری بیوٹرز: فرنس آئل۔ کیروسین آئل
ہائی سپیڈ ڈیزل۔ انجن آئل۔ گیئر آئل اور انڈسٹریل آئل

پاکستان بھر میں آئل شاپس کے لیے
ہول سیل ریٹس پر لبریکنٹس دستیاب ہیں۔

فون نمبر: 7722758 - 200273 - 200453
7725461 - 202330

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ انگلستان 1998ء

براہ راست نشر ہونے والے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ انگلستان 31۔ جولائی تا 2۔ اگست 1998ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقع پر ایم ٹی اے سے جو پروگرام براہ راست نشر کئے جائیں گے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جمعہ 31۔ جولائی 1998ء

4-15	سہ پہر	تلاوت قرآن کریم
4-30	سہ پہر	درس ملفوظات (جلسہ سالانہ کے بارے)
4-35	سہ پہر	اسلام آباد سے براہ راست انٹرویوز
4-50	سہ پہر	درود و سلام (جلسہ گاہ کے براہ راست مناظر کے ساتھ)
5-00	سہ پہر	خطبہ جمعۃ المبارک
6-00	شام	جلسہ پر ڈیوٹی دینے والوں کا معائنہ اور افتتاح (ریکارڈنگ 98-7-26)
7-25	شام	لوائے احمدیت لہرائے جانے کی تقریب
7-30	"	افتتاحی اجلاس جلسہ UK تلاوت۔ نظم اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب

ہفتہ یکم اگست 1998ء

2-00	دوپہر	تلاوت قرآن کریم
2-15	دوپہر	تقریر مکرم ابراہیم صاحب (انگریزی)
2-40	دوپہر	تقریر مکرم زاہد خان صاحب "
3-05	سہ پہر	تقریر مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (اردو)
3-35	سہ پہر	اردو نظم
3-40	سہ پہر	اعلانات
3-45	سہ پہر	حضور انور کا خواتین سے خطاب
6-10	شام	فرنچ۔ بنگالی' عربی اور ترکی احباب سے براہ راست انٹرویوز
7-00	شام	انتظامیہ جلسہ سالانہ' مہمانان خصوصی اور نمائندگان سے براہ راست انٹرویوز
8-00	رات	تلاوت قرآن کریم اور نظم
8-30	رات	حضور انور کا دوسرے دن کا خطاب

اتوار 2۔ اگست 1998ء

2-00	دوپہر	تلاوت قرآن کریم
2-20	دوپہر	تقریر مکرم رشید صاحب (انگریزی)
2-45	دوپہر	تقریر امیر صاحب انگلستان (انگریزی)
3-15	سہ پہر	انٹرنیشنل مجلس سوال و جواب از حضور ایدہ اللہ تعالیٰ
5-00	سہ پہر	عالمی بیعت
6-10	شام	فرنچ' بنگالی' عربی' ترکی' سومنش احباب سے براہ راست انٹرویوز
8-00	رات	اختتامی اجلاس۔ تلاوت نظم
8-20	رات	حضور انور کا اختتامی خطاب

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 25-جولائی- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 31 سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 سنٹی گریڈ
27-جولائی غروب آفتاب 10-7
28-جولائی طلوع آفتاب 19-5

عالمی خبریں

بھارت کے وزیر دفاع جارج فرنانڈس نے اعتراف کیا ہے کہ بھارتی فوج کشمیریوں کی تحریک آزادی کو کچلنے میں ناکام رہی ہے۔ گذشتہ تین برسوں میں مجاہدین کے ہاتھوں 5 ہزار بھارتی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان ہلاکتوں سے بھارتی فوج بددل ہوتی جارہی ہے اور یہ احساس بڑھتا جارہا ہے کہ اس مسئلے کا سیاسی حل تلاش کیا جائے۔ بھارتی وزیر دفاع نے یہ باتیں لوک سبھا میں کہیں۔

امریکہ کی حساس لیبیارٹریوں میں کام کرنے والے سات بھارتی سائنسدانوں کو امریکہ سے نکل جانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

امریکہ کے صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ ایرانی میزائل کے تجربے سے طاقت کا توازن متاثر ہوا ہے۔ میزائل بنانے کی بجائے ایران اپنی معیشت بہتر بنانے کی طرف توجہ دے۔

جاپان کے وزیر خارجہ کینزو ابوچی ملک کے نئے وزیراعظم ہوں گے حکمران لبرل ڈیموکریٹک پارٹی نے بھاری اکثریت سے قائد ایوان منتخب کرلیا۔ سابق وزیراعظم ہاشی موتو حالیہ انتخابات میں اپنی جماعت کی غیر تسلی بخش کارکردگی پر مستعفی ہوگئے تھے۔

بھارت میں محکمہ صحت کے 70 ہزار ملازمین کی ہڑتال جاری ہے۔ وہ تنخواہوں میں اضافہ کا مطالبہ کررہے ہیں۔

ملائیشیا نے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کردیئے ہیں۔ اب اس معاہدے پر دستخط کرنے والے ملکوں کی تعداد 150 ہوگئی ہے۔ اس معاہدے پر دستخط کرنے والا ملک ایٹمی دھماکوں پر مکمل پابندی قبول کرلیتا ہے۔

امریکی نائب صدر الگور نے روسی وزیراعظم اور صدر سے اہم بات چیت کی۔

سسلی کا آتش فشاں پھٹ پڑا ہے۔ آگ کا لاوا 7 سے دس میل کے رقبے میں پھیل گیا ہے۔

فلسطینی صدر یاسر عرفات نے اسرائیلی وزیراعظم سے ملاقات کرنے سے انکار کردیا ہے اور کہا ہے کہ جب تک اسرائیل امریکی تجویز قبول نہیں کرتا اس کے ساتھ مزید مذاکرات نہیں ہوں گے۔

☆☆☆☆☆☆

ملکی خبریں

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے بے نظیر بھٹو کی گرفتاری کو روکنے کے لئے ضمانت کی درخواست اپنے چیمبر میں سننے سے انکار کردیا۔ مسٹر جسٹس اجمل میاں کو بے نظیر بھٹو کے وکیل اعتزاز احسن نے بتایا کہ احتساب بنچ نے بے نظیر کے وارنٹ جاری کررکھے ہیں ان کی ضمانت منظور کرلی جائے۔ لیکن معزز چیف جسٹس نے درخواست کی سماعت سے انکار کردیا اور کہا کہ ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری کے خلاف اپیل سپریم کورٹ کے لاہور آفس میں جمع کرائیں سماعت معمول کے مطابق ہوگی۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کی وطن واپسی کے موقع پر سندھ بھر سے کارکن ان کے استقبال کے لئے جمع ہو رہے ہیں۔ بے نظیر کے مشیروں نے ان سے واپسی ملتوی کرنے کو کہا ہے۔ محترمہ کی گرفتاری کا خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے۔

جاپان پاکستان کے خلاف اقتصادی پابندیاں ختم کردے گا۔ جاپانی وزیر خارجہ نے بتایا ہے کہ ہم بڑی قوتوں اور آئی ایم ایف سے بات چیت کررہے ہیں۔ پاکستان کی اقتصادی صورت حال اور زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی پر مختلف ممالک کی آراء سامنے آرہی ہیں۔ بھارت کا معاملہ پاکستان سے مختلف ہے۔

سندھ اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر غلام نبی کے خلاف تحریک عدم اعتماد واپس لے لی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ لیاقت علی جتوئی نے اپوزیشن سے اپیل کی ہے کہ وہ سپیکر کے خلاف بھی تحریک واپس لے لیں۔

بلوچستان حکومت میں بظاہر وزیر اعلیٰ اختر مینگل کی حکومت ختم ہونے کا قوی امکان پیدا ہوگیا ہے۔ نئی حکومت کے لئے سیاسی جوڑ توڑ اور سرگرمیاں شروع ہوگئی ہیں۔ اس صورت حال میں وزیر اعلیٰ اختر مینگل اسمبلی توڑنے کا انتہائی قدم بھی اٹھا سکتے ہیں۔ وزیراعظم کی نمائندہ ٹیم کی مختلف گروپوں سے ملاقاتیں جاری ہیں۔ حتمی فیصلہ شہباز شریف کے اسلام آباد پہنچنے پر ہوگا۔

سینٹ کے رکن اور محترمہ بے نظیر کے شوہر آصف علی زرداری کو گذشتہ روز لاہور میں منشیات کے مقدمے میں پیش کیا گیا۔ اس موقع پر پیشی سے چار گھنٹے قبل ہی سیشن کورٹ کے باہر مختلف سڑکوں پر ناکہ بندی کرلی گئی اور وکلاء کی گاڑیاں بھی روک لی گئیں اس پر پولیس اور وکلاء میں تکرار اور جھڑپیں ہوئیں۔ ایک وکیل کی درخواست پر سیشن جج نے ڈی ایس پی اور دو سب انسپکٹروں کو 30-جولائی کو طلب کرلیا ہے۔

سینیٹر آصف زرداری نے کہا ہے کہ گھٹیا حرکتوں کی بھی حد ہوتی ہے۔ اب مجھے منشیات جیسے مقدموں میں ملوث کیا جارہا ہے۔

وزیراعظم نے حکم دیا ہے کہ کراچی میں بلا امتیاز کارروائی کی جائے۔ وزیراعظم نے سیاسی مصلحتوں سے بالاتر ہوکر کارروائی کا حکم دیا ہے۔

سپریم کورٹ میں ایمرجنسی کے نفاذ کے خلاف رٹ درخواستوں کی سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے کہا کہ ایٹمی دھماکے قوم کی عظیم خدمت تھے۔ اس پر سیاسی جماعتوں اور مختلف مکاتب فکر میں کوئی اختلاف نہ تھا۔ اس معاملے پر قوم متحد ہے اور متحد رہے گی۔ ایمرجنسی کیس کی سماعت کے دوران اٹارنی جنرل نے کہا کہ بھارتی حملے کا خطرہ اب تک برقرار ہے۔ پاکستان پر اپنا ایٹمی پروگرام رول بیک کرنے پر دباؤ ہے۔ پھر ہمارے پاس بھارت کی بالادستی قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہے گا۔

ایک عدد موٹر سائیکل ماڈل 1991ء ہنڈا 70 برائے فروخت ہے۔
رابطہ کیلئے:
☎ : 949
لکی ہیئر فیشن رحمت بازار - ربوہ

ہومیو پیتھک ادویات
جرمن اور پاکستانی سیل بند ادویات مدر ٹنکچر، بائیوکیمک ادویات، پوٹینسیاں گولیاں، شیشیاں، ڈراپر اور ہومیوپیتھک کتب
فری ڈسپنسری اور مربیان کیلئے خصوصی رعائتیں
117 ادویات کا بکس سوچ سے بھی کم قیمت پر
LEADING NAME IN HOMEOPATHIC
محمود ہومیوپیتھک سٹور اینڈ کلینک
اقصیٰ چوک ربوہ

گل رس ہیئر آئل
GUL RAS HAIR OIL
Retail Price Rs-60/=
جان یونانی دواخانہ ربوہ

سونے کے سیٹ • کڑے • چوڑیاں
سندھی لونگ
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
☎ دوکان 212868
رہائش 212867

احاطہ برائے فروخت
21 مرلے (643 گز) 2 کمرے تعمیر شدہ۔ برلب جی ٹی روڈ۔ فیس 65 فٹ۔ بالمقابل سائنس کالج واہ کینٹ۔ ورکشاپ یا فیکٹری کیلئے نہایت موزوں۔ برائے رابطہ
ظہور احمد B/131 لالہ رخ واہ کینٹ
ٹیلیفون نمبر 0596/511126

باجوہ اسٹیٹ ایجنسی
ربوہ میں اپنی جائیداد کی خرید وفروخت کے لئے باجوہ اسٹیٹ ایجنسی سے رابطہ کریں۔
باجوہ اسٹیٹ ایجنسی
یادگار روڈ نزد مرکز قومی بچت ربوہ
☎ 211956

MARSHALS CAR RENTALS & TOUR OPERATORS
ARE OFFERING LATEST MODEL CARS ON AFFORDABLE RATES WITH CHAUFFAUR/ SELF DRIVEN BASIS. ALSO BOOK YOUR SUMMER TOURS FOR KAGHON, NARAN, SWAT, GILGIT, AND SKARDU.
PLEASE CONTECT 042- 5839397- 858772, 0300-451310